



السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

شیطان نے مجھے گمراہ کر دیا اور میں نے بدکاری کا ارتکاب کر لیا، حالانکہ مجھے علم ہے کہ یہ کبیرہ گناہ ہے۔ اب میں توبہ کرنا چاہتا ہوں تو کیا اللہ تعالیٰ میری توبہ قبول فرمائے گا؟ میرے دل میں یہ خیال بھی آتا ہے کہ شاید میں پھر اس گناہ کا ارتکاب کروں لہذا پھر توبہ کر لوں گا... کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ فتویٰ عطا فرمائیں، اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر سے نوازے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد لله، والصلاة والسلام على رسول الله، أما بعد

توبہ کا دروازہ سورج کے مغرب سے طلوع ہونے کے وقت تک کھلا ہے۔ جو شخص شرک یا کسی بھی گناہ سے بچی پہلی توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول فرماتا ہے۔ بچی پہلی (خالص) توبہ یہ ہے کہ انسان گناہوں کو ترک کر دے، پہلے جو گناہ ہوئے ہوں ان پر ندامت کا اظہار کرے اور عزم صمیم کرے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے خوف، اس کی تعظیم اور اس کے عنفو و مغفرت کی امید کے پیش نظر وہ آئندہ ان گناہوں کا ارتکاب نہیں کرے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تَوَلَّوْا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا ۖ ... سورة التَّوْبَةِ

”اے ایمان والو! تم اللہ کے سامنے سچی خالص توبہ کرو“

اور فرمایا:

وَتَوَلَّوْا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۚ ... سورة النُّور

”اے مسلمانو! تم سب کے سب اللہ کی جناب میں توبہ کرو تاکہ تم نجات پاؤ۔“

اور فرمایا:

قُلْ يٰعِبَادِیَ الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيَّ اَلْفَتْحُ لَآ تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ ۚ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِیْعًا ۚ اِنَّهٗ یُفْضِلُ الْغَفُورَ الرَّحِیْمَ ... سورة الزمر

”میری جانب سے (کہہ دو کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے تم اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ، بالیقین اللہ تعالیٰ سارے گناہوں کو بخش دیتا ہے، واقعی وہ بڑی بخشش بڑی رحمت والا ہے۔“

علماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ یہ آیت کریمہ توبہ کرنے والوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ اگر حقوق العباد کا مسئلہ ہو تو پھر توبہ کے صحیح ہونے کی مذکورہ بالا تین شرطوں کے علاوہ ایک جو تھی شرط بھی ہے اور وہ یہ کہ ان نے فرمایا ہے کہ مالی حقوق وغیرہ اولیٰے جائیں یا انہیں معاف کروا لیا جائے، کیونکہ نبی اکرم

مَنْ كَانَتْ لَهُ مُظْلَمَةٌ لِأَخِيهِ مِنْ عَرْضٍ أَوْ شَيْءٍ فَلْيُحْلِلْهُ مِنْهُ الْيَوْمَ، قَبْلَ أَنْ لَا يَكُونَ دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ، إِنْ كَانَ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ أَجْزَأُ مِنْهُ بِقَدْرِ مُظْلَمَتِهِ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ أَجْزَأُ مِنْ سَيِّئَاتِهِ حَاجِبُهُ فَعَمِلَ عَلَيْهِ (صحیح البخاری المظالم باب من كان له مظلمة عند الرجل فحلها له بل بين مظلمة؟ حدیث: 2429)

اگر کسی شخص کا ظلم کسی دوسرے کی عزت پر ہو یا کسی طریقہ (سے ظلم کیا ہو) تو آج ہی، اس دن کے آنے سے پہلے معاف کرا لے جس دن نہ دینار ہوں گے، نہ درہم، بلکہ اگر اس کا کوئی نیک عمل ہو گا تو اس کے ظلم کے، ”بدلے میں وہی لے لیا جائے گا اور اگر کوئی نیک عمل اس کے پاس نہیں ہو گا تو اس کے (مظلوم) ساتھی کی برائیاں اس پر ڈال دی جائیں گی۔“

ہر مسلمان کے لیے یہ واجب ہے کہ وہ شرک، اس کے تمام اسباب و وسائل اور دیگر تمام گناہوں سے اجتناب کرے، کیونکہ ہوسکتا ہے کہ وہ ان میں سے کسی گناہ کا ارتکاب کر بیٹھے اور پھر اسے توبہ کی توفیق ہی نہ ملے، لہذا الزہبی ضروری ہے کہ ہر اس کام سے اجتناب کرے، جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہو۔ پہلے رب تعالیٰ سے عافیت کی دعا بھی کرتا رہے، شیطان کے ساتھ تساہل کا معاملہ نہ کرے کہ گناہوں کا اس نیت سے ارتکاب کرنے لگے کہ وہ ان سے توبہ کرے گا، کیونکہ یہ محض شیطانی دھوکہ اور اس کی طرف سے گناہوں میں مبتلا کرنے کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ ان سے توبہ کر لے گا لیکن بندے کو بسا اوقات سزا کے طور پر توجہ ہی سے محروم کر دیا جاتا ہے اور پھر اس کے نتیجے میں اسے اس وقت بے حد ندامت اور بے پناہ حسرت ہوگی کہ جب ندامت و حسرت کسی بھی کام نہ آئے گی اسی لیے اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا ہے: (وایا ای فارحیون) (البقرة: ۲۰۲) ”اور مجھی سے ڈرتے رہو۔“ اور فرمایا: (وَسَيُزَكِّيهِمُ اللَّهُ تَتَذَكَّرُ اللَّهُ نَفْسُهُ) (آل عمران: ۲۸) ”اور اللہ تم کو اپنے نفس سے ڈراتا ہے۔“ اور فرمایا:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا اللَّهَ حَقَّ فَلَ تَغْرَبُوا بِغُيُوبِهِمْ اَللّٰهُ يَخْلَعُ عَنْكُمْ غُيُوبَهُمْ اَللّٰهُ غَفُورٌ ۙ اِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ۚ اِنَّمَا يَدْعُو حُزْنَ لِيَكُونُوا مِنْ اَصْحَابِ النَّعِيرِ ... سورة الفاطر

لوگو! اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے تمہیں زندگانی دنیا دھوکے میں نہ ڈالے، اور نہ دھوکے باز شیطان تمہیں غفلت میں ڈالے (5) یاد رکھو! شیطان تمہارا دشمن ہے، تم اسے دشمن بناؤ وہ تو اپنے گروہ کو صرف اس لئے ہی بلاتا ہے کہ وہ ”سب جہنم واصل ہو جائیں۔“

(اس مضمون کی اور بھی بہت سی آیات ہیں)

هَذَا مَا عِنْدِي وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

فتاویٰ اسلامیہ

ج 4 ص 175

محدث فتویٰ

